OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:5, Issue: 2,July -Sept 2024
DOI:10.51665/al-duhaa.005.02.0270, PP: 01-10

عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری: منہج اور اسلوب کا علمی و تحقیقی جائزہ

Umdat al-Qari Sharh Sahih al-Bukhari: A Scholarly and Analytical Study of Its Methodology and Style

Published: 25-08-2024
Accepted: 15-07-2024
Received: 25-06-2024

Ihtesham ul Hassan
Islamic Scholar, Jamia Taleem ul Quran, Mansehra,KPK
Email: Ihteshamulhassan2001@gmail.com

Usama Sharif
M.Phil Scholar, Department Of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra, KPK
Email: us985481@gmail.com

Ahmed Abdul Malik
M.Phil Scholar, Department Of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra, KPK
Emial: Ahmadajk42@gmail.com

Abstract

The Hadith of Prophet Muhammad (SAW) serves as the second primary source of Islamic law, providing fundamental principles of faith and guidance for Muslim life. The preservation and transmission of Hadith began with the Companions (Sahabah) and their successors (Tabi'in), who memorized and conveyed the sayings and actions of the Prophet (SAW). This process was further systematized during the era of the Tabi' Tabi'in and early Islamic scholars, leading to the compilation of Hadith into structured collections.

Among these, Sahih al-Bukhari, compiled by Imam Muhammad ibn Isma'il al-Bukhari in the 9th century CE, stands as one of the most authentic and esteemed Hadith collections. Recognized by scholars as "the most authentic book after the Book of Allah," Sahih al-Bukhari has received unparalleled scholarly acceptance. Over the centuries, numerous commentaries have been written to elucidate its meanings, providing deeper insights into its narrations. One of the most distinguished commentaries on Sahih al-Bukhari is Umdat al-Qari by Allama Badruddin al-Aini. This comprehensive work meticulously analyzes and explains the Hadiths, addresses various jurisprudential and theological issues, and offers a unique scholarly approach to their interpretation. This study aims to explore the distinctive features of Umdat al-Qari and examine the methodology employed by Allama al-Aini in his commentary. Through a rigorous academic investigation, this research seeks to provide a detailed analysis of Umdat al-Qari, highlighting its significance in the broader context of Hadith scholarship and Islamic jurisprudence.

Keyword: *Hadith studies, Sahih al-Bukhari, Umdat al-Qari, Allama Badruddin al-Aini, Hadith commentary, Islamic jurisprudence, Hadith compilation, methodology of Hadith scholars, authenticity of Hadith, Islamic law, Hadith transmission, Hadith preservation, scholarly analysis, Islamic scholarship, classical Islamic texts.*

تعارف

احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریعت مطہرہ کا دوسرا ماخذ اصلی ہے جس کے ذریعے مسلمانوں کو دین کے اصول اور زندگی گزارنے کے طریقے سکھائے گئے ہیں۔

اس علم کی بنیاد اس وقت رکھی گئی جب صحابہ و تابعین نے پیغمبر علیہ السلام کے اقوال و افعال کو یاد کیا اور دیگر لوگوں تک پہنچایا اس کے بعد تبع تابعین اور اسلاف کے ادوار میں احادیث کی با قاعدہ ضبط و تدوین کی گئی اور انہی حضرات کی محنتوں سے کتب ستہ موطا مالک و دیگر اہم کتب مرتب کی گئیں صحیح بخاری اس سلسلے کی ایک مستند اور اہم کتب حدیث میں سے ایک ہے یہ کتاب "محمد بن اسماعیل بخاری" نے نویں صدی عیسوی میں مرتب کی اس کا شمار صحیح حدیث کی سب سے معتبر کتابوں میں ہوتا ہے اور یہی وہ کتاب ہے جسے متاخرین کے بقول "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" کا مقام حاصل ہے اور اللہ تعالی نے اس کتاب کو بڑی مقبولیت سے نوازا۔ اور ہر دور میں اس کی شروحات لکھی گئیں عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری اس سلسلے کی کڑی ہے کہ جس میں علامہ بدرالدین العینی نے صحیح بخاری کی احادیث کی وضاحت مختلف مسائل کی تفسیر اور ان کے علمی مفاہیم کو خاص طرز پر بیان کیا ہے حل طلب امر یہ ہے کہ عمدۃ القاری کے امتیازات و خصوصیات کیا ہیں اور اس شرح میں علامہ عینی کا منہج کیا ہے ان امور کی تحقیق و تلاش کے لیے عمدۃ القاری کو مد نظر رکھ کر تتبع و استقرآء کی کوشش کی گئی ہے۔

عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری:

عمدۃ القاری علامہ عینی کی سب سے بڑی تصنیف اور علمی شاہکار ہے بلکہ بخاری شریف کی تمام شروحات میں یہ سب سے بڑی شرح ہے اس کی تالیف کی ابتدا اواخر رجب 820 ہجری میں ہوئی اور 5 جماد الاولی 847 ہجری کو مکمل ہوئی مصنف کے بقول اس شرح کے 21 اجزاء ہیں مگر وہ 25 اجزاء میں چھاپی گئی ہے۔[1]

عمدۃ القاری کا منہج و اسلوب

علامہ عینی رحمہ اللہ اپنی اس شرح میں ایک طرز و اسلوب پر قائم نہیں رہے چنانچہ انہوں نے شروع کے چار حصوں میں تو بہت طوالت اختیار کی مگر باقی حصوں میں کمی ہوتی گئی ان کا طرز و منہج یہ ہے کہ پہلے ترجمۃ الباب کی تشریح فرماتے ہیں مثلاً

> وهذا الباب فيه اختلاف بين السلف في العمل والترك مع إجماعهم على الجواز، بل على استحبابه، بل لا يبعد وجوبه في هذا الزمان لقلة اهتمام الناس بالحفظ، ولو لم يكتب يخاف عليه من الضياع والاندراس.[2]
>
> اس باب میں سلف کے درمیان عمل کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، حالانکہ ان کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ جائز ہے، بلکہ مستحب ہے۔ بلکہ اس زمانے میں اس کے واجب ہونے سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ لوگ حفظِ علم کی اہمیت کو کم سمجھتے ہیں۔ اگر اسے لکھا نہ جائے تو اس کے ضائع ہونے اور مٹ جانے کا خدشہ ہے۔

پھر اس کی ترکیب بیان کرتے ہیں مثلاً

(بابِ مِن رفعِ صوتِهِ بالعلمِ)[3]

فالباب: خبر مبتدأ محذوف مضاف إلى: من، وهي موصولة، ورفع صوته، جملة صلتها.

"باب" محذوف مبتدا کی خبر ہے جو "مَن" سے مضاف ہے، اور "مَن" موصولہ ہے، جبکہ "رفع صوتہ" اس کی صلہ جملہ ہے۔

پھر ماقبل ومابعد سے ربط بیان کرتے ہیں مثلاً

وجه المناسبة بين البابين من حيث إن في الباب السابق حثا على الاحتراز عن الكذب في النقل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، وفي هذا الباب أيضا حث على الاحتراز. عن ضياع كلام الرسول، عليه الصلاة والسلام، ولا سيما من أهل هذا الزمان، لقصور هممهم في الضبط وتقصيرهم في النقل.[4]

دونوں ابواب کے درمیان مناسبت اس طرح ہے کہ پچھلے باب میں رسول اللہ ﷺ سے نقل میں جھوٹ سے بچنے کی ترغیب دی گئی ہے، اور اس باب میں بھی ترغیب دی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کلام کے ضیاع سے احتراز کیا جائے، خاص طور پر اس زمانے کے لوگوں کے حوالے سے، کیونکہ ان کی ہمتیں ضبط میں کمزور ہیں اور وہ نقل کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں۔

پھر حدیث ذکر کرتے ہیں:

حدثنا محمد بن سلام قال: أخبرنا وكيع عن سفيان عن مطرف عن الشعبي عن أبي جحيفة قال: قلت لعلي: هل عندكم كتاب؟ قال: لا! إلا كتاب الله، أو فهم أعطيه رجل مسلم، أو ما في هذه الصحيفة. قال: قلت: فما في هذه الصحيفة؟ قال: العقل، وفكاك الأسير ولا يقتل مسلم بكافر..[5]

بعد ازیں مختلف عنوانات قائم کرتے ہیں۔

1: ترجمۃ اللباب سے مناسبت:

مطابقة الحديث للترجمة في قوله: (في هذه الصحيفة) ، لان الصحيفة هي الورقة المكتوبة

حدیث کی ترجمۃ کے ساتھ مطابقت اس قول میں ہے " **فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ**"، کیونکہ "صحیفہ" اس لکھے ہوئے ورق کو کہا جاتا ہے۔[6]

2: رواۃ حدیث کا بیان:

وهم سبعة. الاول: محمد بن سلام، أبو عبد الله البيكندي،وقد تقدم الثاني: وكيع بن الجراح بن مليح بن عدي بن فرس بن جمجمة،الثالث: سفيان، قال الكرماني: يحتمل أن يراد به الثوري، وأن يراد به سفيان بن عيينة،الرابع: مطرف، بضم الميم وفتح الطاء المهملة وكسر الراء المشددة،الخامس: عامر الشعبي، وقد تقدم، السادس: أبو جحيفة، بضم الجيم وفتح الحاء المهملة وسكون الياء آخر الحروف وبالفاء،السابع: علي بن أبي طالب، رضي الله عنه.

یہ سات افراد ہیں:

1. محمد بن سلام، ابو عبداللہ البیکندی، ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

2. وکیع بن الجراح بن ملیح بن عدی بن فرس بن حممۃ۔
3. سفیان۔ کرمانی نے کہا ہے کہ اس سے مراد سفیان الثوری ہو سکتے ہیں یا سفیان بن عیینہ۔
4. مطرف، اس کا تلفظ م پر پیش، ط پر زبر، اور ر پر زیر اور تشدید کے ساتھ ہے۔
5. عامر الشعبی، ان کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔
6. ابو جحیفہ، جس کا تلفظ ج پر پیش، ح پر زبر، ی پر سکون، اور آخر میں ف کے ساتھ ہے۔
7. علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔[7]

3: سند حدیث کے لطائف:

منها: أن فِيهِ التحديث والإخبار والعنعنة. ومنها: أن رواته كلهم كوفيون إلا شيخ البُخَارِيّ وقد دخل فِيها. ومنها: أن فِيهِ رواية الصحابي عن الصحابي

التحديث بصيغة الجمع فِي موضعين، وبصيغة الإفراد في موضع. وفِيه: العنعنة فِي موضعين. وفِيه: رواية الانبي؛ ورواته ما بين شامي ومصري.

ان میں سے:

اس حدیث میں تحدیث، اخبار، اور عنعنہ (روایت بالواسطہ) موجود ہیں۔

اس کے راوی تمام کے تمام کوفی ہیں، سوائے بخاری کے شیخ کے، جو خود کوفہ آئے تھے۔

اس میں ایک صحابی کی دوسرے صحابی سے روایت موجود ہے۔[8]

4: اختلاف روایات کی وضاحت:

قوله: (حدثنا محمد بن سلام) كذا في رواية أبي ذر وآخرين، وفِي رواية الاصيلي: حدثنا ابن سلام. قوله: (عن الشعبي) وفِي رواية المصنف فِي الديات: (سمعت الشعبي) . قوله: (عن أبي جحيفة) ، وفِي رواية البُخَارِيّ فِي الديات: (سمعت أبا جحيفة) . وقد صرح باسمه الإسماعيلي فِي روايته.

قوله: (حدثنا محمد بن سلام):

یہ ابو ذر اور دیگر روایات میں اسی طرح آیا ہے، جبکہ اصیلی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں" :حدثنا ابن سلام"۔

قوله: (عن الشعبي):

مصنف کی "کتاب الدیات" میں یہ الفاظ ہیں" :سمعت الشعبي"۔

قوله: (عن أبي جحيفة):

بخاری کی "کتاب الدیات" میں یہ الفاظ ہیں" :سمعت أبا جحيفة"۔

اور اس کا نام اسماعیلی نے اپنی روایت میں واضح طور پر ذکر کیا ہے۔--[9]

5: تخریج حدیث صحیح بخاری و دیگر کتب حدیث میں:

أخرجه البُخَارِيّ أيضا فِي الجهاد عن أحمد بن يونس عن زهير، وفِي الديات عن صدقة بن الفضل عن سفيان بن عيينة كلاهما عن مطرف به، وأخرجه الترمذي فِي الديات عن أحمد بن منيع عن هشم عن

مطرف بحوه، وقال: حسن صحيح. وأخرجه النسائي في القود عن محمد بن منصور عن سفيان بن عيينة بحوه. وأخرجه ابن ماجه في الديات عن علقمة بن عمرو الداري عن أبي بكر بن عياش عن مطرف بحوه

بخاری:

بخاری نے اس حدیث کو "کتاب الجہاد" میں احمد بن یونس کے واسطے سے زہیر سے روایت کیا ہے، اور "کتاب الدیات" میں صدقۃ بن الفضل کے واسطے سے سفیان بن عیینہ سے، اور دونوں نے اسے مطرف کے ذریعے روایت کیا۔

ترمذی:

ترمذی نے اس حدیث کو "کتاب الدیات" میں احمد بن منیع کے واسطے سے ہشیم سے، اور ہشیم نے اسے مطرف سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نسائی:

نسائی نے اسے "کتاب القود" میں محمد بن منصور کے واسطے سے سفیان بن عیینہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

ابن ماجہ:

ابن ماجہ نے اسے "کتاب الدیات" میں علقمہ بن عمرو الداری کے واسطے سے ابو بکر بن عیاش سے، اور انہوں نے مطرف سے اسی طرح روایت کیا ہے۔[10]

6: لغوی تحقیق:

قوله: (كتاب) أي: مكتوب من عند رسول الله، عليه الصلاة والسلام. قوله: (أو فهم) وهو جودة الذهن. قال الجوهري: فهمت الشيء فهما ....الخ

قولهُ: (كتابَ):

یعنی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے لکھا ہوا (دستاویز)۔

قوله: (أو فهم):

یہ ذہن کی عمدگی کو ظاہر کرتا ہے۔ جوہری نے کہا: "فہمت الشیء" کا مطلب ہے کسی چیز کو جان لیا۔ کسی کو "فہیم" کہا جاتا ہے جب وہ فہم و ادراک رکھتا ہو۔ "استفہمنی الشیء فافہمتہ" کا مطلب ہے کسی نے مجھ سے سوال کیا اور میں نے اسے سمجھا دیا۔ "تفہم الکلام" کا مطلب ہے کسی بات کو آہستہ آہستہ سمجھنا۔

قوله: (الصحيفة):

اس کا مطلب پہلے بیان ہو چکا ہے کہ یہ لکھا ہوا ورق یا دستاویز ہے۔

قوله: (العقل):

یعنی دیت۔ اسے "عقل" اس لیے کہا جاتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں وہ لوگ دیت میں اونٹ پیش کرتے تھے اور انہیں مقتول کے گھر کے سامنے رسی (عقال) سے باندھتے تھے، اور "عقال" رسی کو کہتے ہیں۔

قوله: (وفكاك الاسير):

"فکاک" میں فاء کو زیر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، اور اس کا مطلب وہ چیز ہے جس کے ذریعے کسی قیدی کو چھڑایا جائے۔ "فکہ" اور "افتکہ" دونوں کا مطلب ہے: کسی کو آزاد کر دیا۔ فاء کو زبر کے ساتھ پڑھنا بھی جائز ہے، اور قزاز نے کہا کہ زبر کے ساتھ پڑھنا زیادہ فصیح ہے۔

"العباب" میں ذکر ہے کہ "فک" کے معنی ہیں کسی چیز کو آزاد کرنا یا چھڑانا۔ "فک الرہن" کا مطلب ہے کسی گروی چیز کو واپس لینا۔ "فک الرقبۃ" کا مطلب ہے کسی غلام کو آزاد کرنا۔

قوله: (الاسیر):

یہ "فعیل" کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں "قید کیا گیا"۔ اسے "اِسرہ" کہتے ہیں، یعنی رسی سے باندھنا۔ "الإسار" کا مطلب ہے رسی یا بندھن، اور قید کو اس لیے "اِسیر" کہا جاتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قیدی کو رسی سے باندھا جاتا تھا۔ تاہم، ہر قیدی کو "اِسیر" کہا جا سکتا ہے، چاہے وہ رسی سے نہ باندھا گیا ہو۔[11]

7: اعراب حدیث کا بیان:

قوله: (هل) للاستفهام و: (كتاب) مرفوع بالابتداء وخبره قوله: (عندكم) مقدما. قوله: (لا) أي: لا كتاب عندنا إلا كتاب الله، بالرفع.......الخ

قوله: (هل):

یہ سوالیہ کلمہ ہے۔

قوله: (كتاب):

یہ مبتدا کے طور پر مرفوع ہے، اور اس کی خبر ہے" : **عندکم** "جو مقدم ہے۔

قوله: (لا):

اس کا مطلب ہے: ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے سوائے کتاب اللہ کے۔

یہ رفع کے ساتھ آیا ہے اور یہ استثناء متصل ہے، کیونکہ "الکتاب" کا جو مفہوم ذہن میں آتا ہے، وہ بھی کتاب ہی ہے، کیونکہ مفاہیم منطوق کے تابع ہوتے ہیں۔

قوله: (أو فهم):

یہ رفع کے ساتھ آیا ہے اور "کتاب اللہ" پر عطف ہے۔

قوله: (أعطيه):

یہ مجہول صیغہ ہے، اور اس میں یاء پر زبر ہے۔ اسے "رجل" کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

لیکن یہاں "رجل" مفعول اول ہے جو فاعل کی جگہ نائب ہوا ہے، اور منصوب ضمیر مفعول ثانی ہے۔

قوله: (مسلم):

یہ "رجل" کی صفت ہے۔

قوله: (أو ما في هذه الصحيفة):

یہ "کتاب اللہ" پر عطف ہے۔

کلمہ "ما "موصولہ ہے اور مبتدا کے طور پر ہے، اور " في هذه الصحيفة "اس کی خبر ہے۔

قوله: (قلت: وما في هذه الصحيفة؟):

یعنی: اس صحیفہ میں کیا ہے؟

کلمہ "ما "استفہامیہ ہے اور مبتدا کے طور پر ہے، اور " في هذه الصحيفة "اس کی خبر ہے۔

بعض نسخوں میں یہ "فما في هذه الصحيفة "کے ساتھ آیا ہے، یعنی "فاء" کے ساتھ، اور دونوں عطف کے لیے ہیں۔

قولہ: (العقل): یہ مرفوع ہے کیونکہ یہ مبتدا ہے، اور اس کی خبر محذوف ہے، یعنی" : **فيها العقل** "(اس میں عقل ہے)۔

اس میں مضاف بھی محذوف ہے، یعنی" : **حکم العقل** "(یعنی دیت کا حکم)، جیسا کہ پہلے ذکر ہوا۔[12]

8: حدیث میں مذکور علم معانی کے نکات:

قوله: (هل عندكم؟) الخطاب لعلي، رضي الله عنه، والجمع للتعظم، أو لإرادته مع سائر أهل البيت، أو للالتفات من خطاب المفرد إلى خطاب الجمع على مذهب من قال من علماء البيان: يكون مثله التفايا.........الخ

قوله: (هل عندكم؟):

یہ خطاب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہے۔

جمع کا استعمال تین وجوہات کی بنا پر ہو سکتا ہے:

تعظیم کے لیے:

یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عزت و مقام کو ظاہر کرنے کے لیے جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا۔

اہلِ بیت کو شامل کرنے کے لیے:

یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اہلِ بیت کے دیگر افراد کو بھی مخاطب کرنے کی نیت سے جمع کا صیغہ اختیار کیا گیا۔

التفات کے طور پر:

خطاب کو واحد سے جمع کی طرف منتقل کرنا، جیسا کہ ان علماءِ بیان نے کہا ہے جو ایسے اسلوب کو "التفات" کہتے ہیں، جہاں خطاب میں اس طرح کی تبدیلی ہو۔[13]

8: حدیث سے استنباطات:

الاول: قال ابن بطال: فيه ما يقطع بدعة الشيعة والمدعي على علي، رضي الله عنه، أنه الوصي، الثاني: فيه إرشاد إلى أن للعالم الفهم أن يستخرج من القرآن بفهمه ما لم يكن منقولا عن المفسر، لكن بشرط موافقته للأصول الشرعية.

الثالث: فيه إباحة كتابة الاحكام وتقييدها.

الرابع: فيه جواز السؤال عن الإمام فيما يتعلق بخاصته.

الخامس: احتج به مالك والشافعي وأحمد على أن المسلم لا يقتل بالكافر قصاصا۔

پہلا:

ابن بطال نے کہا: اس میں وہ دلیل ہے جو شیعہ کے بد عتی دعوے کو قطع کرتی ہے اور ان لوگوں کے خلاف حجت ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے وصی تھے۔

دوسرا:

اس حدیث میں اس بات کی رہنمائی ہے کہ ایک عالم قرآن سے اپنے فہم کے ذریعے ایسے مسائل کا استنباط کر سکتا ہے جو مفسرین سے منقول نہ ہوں، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ اصولِ شریعت کے مطابق ہوں۔

تیسرا:

اس میں احکام کو لکھنے اور ان کی تحریر کو محفوظ کرنے کی اجازت کا ذکر ہے۔

چوتھا:

اس حدیث میں اس بات کی اجازت ہے کہ امام سے ان کے ذاتی معاملات کے بارے میں سوال کیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ وہ شرعی امور سے متعلق ہو۔

پانچواں:

اس حدیث سے امام مالک، امام شافعی اور امام احمد نے یہ استدلال کیا ہے کہ ایک مسلمان کو قصاص میں کافر کے بدلے قتل نہیں کیا جا سکتا۔[14]

اور کبھی مندرجہ ذیل عنوانات قائم کرتے

بیان ضبط الرجال،بیان الانساب ،بیان فوائد تتعلق بالرجال،بیان نوع الحدیث،بیان الصرف،بیان المعانی،بیان البیان،بیان البدیع،الاسئلہ والاجوبہ،فوائد تتعلق بالحدیث

مگر بعض مواقع پر ضرورت نہ ہونے کے سبب اُن عناوین میں کمی بھی فرمادیتے ہیں یا چند عنوانوں کو ایک میں شامل فرما دیتے ہیں اور یہ اسلوب پہلے چار حصوں میں پایا جاتا ہے مگر بعد والے اجزاء میں یہ تفصیلات چھوڑ دی ہیں اور چند عناوین پر اکتفا کر لیتے ہیں مثلا

مطابقة الحدیث للترجمه ،ذکر رجاله،ذکر لطائف اسناده،ومن اخرجه غیره،وذکر معناه،وذکر ما یستفاد منه

اور اسی طرح کا طرز انہوں نے گیارھویں جلد تک قائم رکھا،اس کے بعد یہ ترتیب بھی قائم نہ رہ سکی کیونکہ بعد والے اجزاء میں کبھی ان عناوین کو لاتے ہیں کبھی ترک فرمادیتے ہیں یہ حال سترھویں جُزتک ہے کہ سوائے دو مقامات کے دوسری جگہ عناوین نہیں ہیں البتہ شرح کے تعلق سے سنداًومتناًعنوانات کے بغیر ذکر کرتے ہیں۔

سترھویں جُز سے اخر تک حدیث کا ترجمۃ الباب سے تعلق اور بخاری کے علاوہ دوسروں کی تخریجات کا ذکر ،رجال پر کلام اور پھر حدیث کی شرح بغیر عنوان کے فرمادیتے ہیں البتہ ترجمۃ الباب پر شروع سے اخر تک بسط کے ساتھ کلام کیا ہے ہاں مگر جہاں اختصار کی ضرورت ہو مختصر کر دیا ہے۔

اس کے علاوہ وہ اعتراضات و جوابات اور اشکالات اور اس کو رفع کرنا، قیل وقُلت کے لفظ سے کثرت سے کرتے ہیں،اخیر میں اپنے مسلک کو ثابت کرتے ہیں

اسی طرح بعض جگہوں میں بخاری کے دیگر متقدّمین شرّاح پر تعقیب بھی فرماتے ہیں اور بلا شبہ اس میں مختلف موضوعات پر نفیس مباحث ہے خاص کر احکام والی احادیث میں جن کا تعلق اختلاف مذاہب سے ہے

اور چونکہ علامہ عینی حنفی مسلک کے ہیں تو دیگر شرّاح کی طرح وہ بھی اپنے مذہب کی تائید میں زیادہ زور لگاتے ہیں اور امام دار قطنی کے مانند جن جن لوگوں نے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی تضعیف کی ہے اس کا رد فرماتے ہیں تحریر فرماتے ہیں۔[15]

ولو يادّب الدار قطني واستحى لما تلفظ بهذه اللفظة في حق ابي حنيفة فانه إمام طبق علمه البيرق والغرب،ولما سئل ابن معين عنه فقال : انه ثقة مامون ما سمعت احدا ضعّفه

وقال ايضاً: كان ابو حنيفه ثقة من اهل الدين والصدق ولم يتهم بالكذب وكان مامونا على دين الله تعالى صدوقا في الحديث،واثنى عليه جماعة من الائمه الكبار مثل عبد الله بن المبارك ويعدّ من اصحابه سفيان بن عيينه الان وسفيان الثوري وحماد بن زيد وعبد الرزاق ووكيع

وكان يفتي برايه والائمه الثلاثة مالك والشافعي واحمد وآخرون كثيرون وقد ظهر لك من هذا تحامل الدار قطني عليه وتعصّبه الفاسد۔

علامہ عینی نے اس شرح میں کرمانی شرح بخاری،ابن الاثیر کی النہایہ فی غریب الحدیث،ہروی کی غریبین،صغانی کی عباب،الازہری کی تہذیب اللغہ،خطابی کی اعلام السُّنن اور غریب الحدیث،قرطبیؒ کی تفسیر القرآن اور شرح مسلم، خلیل بن احمد کی کتاب العین،جوہری کی صحاح،ابن قُتیبہ کی المعارف،قطب الدین حلبی کی شرح بخاری،مزّی کی الأطراف،زمحشری کی تفسیر اور أساس البلاغہ کے کثرت سے حوالے نقل کیے ہیں

اسی طرح ابن التیانی،امام الحرمین، بیہقی، قاضی عیاض،نووی، طحاوی،ابن الصلاح،المازری،ذہبی، خطیب بغدادی،ابن کثیر،ابن ماکولا،زجاج، محمد بن سعد،واقدی،ابن درید،ابو حاتم،بخاری،کسائی،ابو حنیفہ،اصمعی،التیمی،المبرد ، ابن مالک،طیبیؒ، عراقی،ابن السکیت،ابن سیدہ، حلیمی، سہیلی،ابن ہشام اور ثعلبی وغیرہ سے بہت سے فوائد نقل کرتے ہیں۔[16]

نتائج البحث

عمدۃ القاری احادیث صحیح بخاری کی ایک جامع شرح ہے جس میں علامہ عینی نے کئی امور { فنی مباحث: نحو صرف، بیان ،معانی،بدیع } { فقہی مباحث: استنباط حکم،اختلاف مذاہب،ترجیح وغیرہ } حدیث کی لغوی وضاحت، رواۃ حدیث کا بیان،سند کی باریکیاں،اختلاف روایات کی وضاحت، ربط حدیث وغیرہ } کا خوب اہتمام والتزام کیا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

1علامہ بدرالدین عینی اور علم حدیث میں ان کا نقش دوام ص 157 مولانا عبداللہ کاپودری مکتبہ سعیدیہ ترکیسر ضلع (سورت) گجرات، عربی تالیف شیخ صالح یوسف معتوق

2 عمدۃ القاری ج 1، باب کتابۃ العلم، مکتبہ الشاملہ

3 عمدۃ القاری ج 1، باب من رفع صوتہ بالعلم، مکتبہ الشاملہ

4 عمدۃ القاری ج 1، باب کتابۃ العلم، مکتبہ الشاملہ

5 عمدۃ القاری ج 1، باب کتابۃ العلم، مکتبہ الشاملہ

6 عمدۃ القاری ج 1، باب کتابۃ العلم، مکتبہ الشاملہ

7 عمدۃ القاری ج 1، باب کتابۃ العلم، مکتبہ الشاملہ

8 عمدۃ القاری ج 1، باب کتابۃ العلم، مکتبہ الشاملہ

9 عمدۃ القاری ج 1، باب کتابۃ العلم، مکتبہ الشاملہ

10 عمدۃ القاری ج 1، باب کتابۃ العلم، مکتبہ الشاملہ

11 بدر الدین العینی واثرہ فی علم الحدیث، صالح بن یوسف معتوق، مکتبہ دار البشائر بیروت

12 عمدۃ القاری ج 1، باب کتابۃ العلم، مکتبہ الشاملہ

13 عمدۃ القاری ج 1، باب کتابۃ العلم، مکتبہ الشاملہ

14 عمدۃ القاری ج 1، باب کتابۃ العلم، مکتبہ الشاملہ

15 عمدۃ القاری ج 1، باب کتابۃ العلم، مکتبہ الشاملہ

16 علامہ بدر الدین عینی اور علم حدیث میں ان کا نقش دوام ص 159 مولانا عبد اللہ کاپودری مکتبہ سعیدیہ ترکیسر ضلع (سورت) گجرات، عربی تالیف شیخ صالح یوسف معتوق